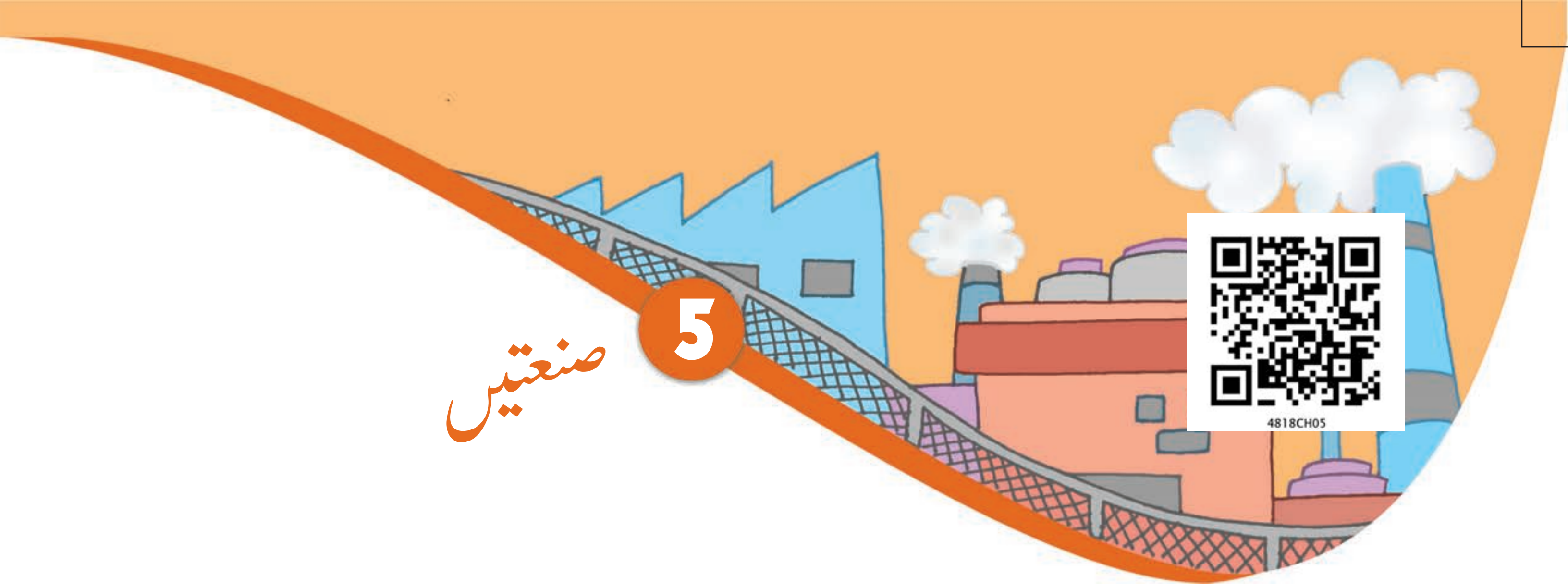


5 صنعتیں

کیا آپ نے کبھی سوچا کہ جس کاپی میں آپ لکھ رہے ہیں وہ صناعی (Manufacturing) کے کتنے مرحلوں سے گزر کر آپ تک پہنچی ہے۔ اس کی شروعات ایک پیڑ کے کسی حصے سے ہوتی ہے۔ اسے کاٹ کر لگدی بنانے والے کارخانے کو بھیجا جاتا ہے جہاں اسے کاٹ اور کوٹ کر لگدی کی شکل دی جاتی ہے۔ پھر اس میں کئی طرح کے کیمیکل ملائے جاتے ہیں اور اس کے بعد اسے مشینوں سے کاغذ کی شکل دی جاتی ہے۔ کاغذ پرنٹنگ پریس میں جاتا ہے، جہاں کیمیائی روشنائی سے اس پر لائنیں بنائی جاتی ہیں اور کاپی کی شکل میں اس کی جلد سازی کی جاتی ہے ۔ پھر اسے بنڈلوں کی شکل میں بازار بھیج دیا جاتا ہے۔ اور اب یہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔



سفر کی شروعات...



... تیار کاغذ ... Recycle ...

ثانوی سرگرمیاں یا صناعی (Manufacturing): اس میں کچے مال کو ایسے پروڈکٹ میں تبدیل کردیا جاتا ہے جو آدمی کے لیے زیادہ مفید ہوتا ہے، جیسا کہ آپ نے ابھی لگدی سے کاغذ اور کاغذ سے کاپی بنتے ہوئے دیکھا۔ اس میں صناعی (Manufacturing) کے دو مرحلے کی سرگرمیاں شامل ہوئیں۔

لگدی سے کاغذ کا بننا اور کپاس سے کپڑے کا تیار ہونا، اس عمل میں کچا مال جن مرحلوں سے گزرتا رہتا ہے، ہر مرحلے پر اس کی قدر و قیمت بڑھتی رہتی ہے۔ اس طرح تیار مال، کچے مال کے مقابلے میں زیادہ مفید اور زیادہ کارآمد ہوتا جاتا ہے۔

سرگرمی

اپنی قمیص کے اس سفر کی روداد لکھیے جو قمیص نے کپاس کے کھیت سے شروع ہو کر آپ کی الماری میں پہنچنے تک طے کیا ہے۔

صنعت (Industry): ایک ایسی اقتصادی سرگرمی کا نام ہے جس کا تعلق اشیا کی پیداوار یا پروڈکشن، معدنیات کی کان کنی یا خدمات مہیا کرنے سے ہوتا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے

ہیں کہ لوہے اور فولاد کی صنعت کا تعلق اشیا کی پیداوار سے ہے، کوئلے کی کان کنی کا تعلق کوئلہ نکالنے سے ہے اور سیاحت (Tourism) کا تعلق خدمات مہیا کرنے سے ہے۔

صنعتوں کی درجہ بندی
(CLASSIFICATION OF INDUSTRIES)

صنعتوں کی درجہ بندی کچے مال، ان کے سائز اور ملکیت کی بنیاد پر کی جاتی ہے۔

کچا مال (Raw Materials): کچھ صنعتیں زرعی بنیاد کی ہوتی ہیں اور کچھ معدنی بنیاد کی۔ کچھ صنعتوں کا کچا مال جنگلوں سے ملتا ہے، کچھ صنعتیں سمندری چیزوں پر منحصر ہوتی ہیں۔ ان سب چیزوں کی حیثیت کچے مال کی ہوتی ہے۔ **زرعی بنیاد کی صنعتوں (Agro based industries)** میں پودوں اور مویشیوں سے حاصل ہونے والی مصنوعات کو کچے مال کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ غذاؤں کی ڈبہ بندی (Food processing)، بناسپتی تیل (Vegitable oil)، سوتی کپڑے، ڈیری کی مصنوعات اور چمڑے کی صنعتیں زرعی بنیاد والی صنعتوں کی مثالیں ہیں۔ **معدنی بنیاد کی صنعتوں (Mineral Based Industries):** میں ابتدائی کچے معدن کا استعمال خام مال کی شکل میں کیا جاتا ہے۔ ان صنعتوں میں تیار ہونے والا مال دوسری صنعتوں میں استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً کچی دھات سے بنا لوہا معدنی بنیاد کی صنعت کا پروڈکٹ ہوتا ہے، اور اس لوہے کا استعمال مختلف قسم کی چیزوں کو بنانے میں کچے مال کی طرح کیا جاتا ہے جیسے بھاری مشینیں، تعمیری سامان، ریل کے ڈبے وغیرہ۔ **سمندری چیزوں پر منحصر صنعتوں (Marine Based Industries)** میں سمندروں سے حاصل ہونے والی چیزوں کو کچے مال کی شکل میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے مچھلی سے بنی غذاؤں کی صفائی اور ڈبہ بندی، مچھلی کا تیل بنانا وغیرہ۔ **جنگلوں پر منحصر صنعتوں (Forest Based Industries)** میں جنگلوں میں پائی جانے والی چیزوں کا استعمال کچے مال کی شکل میں ہوتا ہے۔ لگدی اور کاغذ کی صنعت، دواسازی، فرنیچر اور تعمیری سامان کی صنعتیں اس کی مثالیں ہیں۔

سائز (Size): اس میں یہ دیکھا جاتا ہے کہ کسی صنعت میں کتنا سرمایہ لگا ہوا ہے، کارکنوں کی تعداد کیا ہے اور پیداوار کتنی ہے۔ سائز کی بنیاد پر صنعتوں کو **چھوٹے پیمانے کی صنعت** اور **بڑے پیمانے کی صنعت** میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ گھریلو صنعتیں چھوٹے پیمانے کی صنعت کی

سرگرمی

زرعی بنیاد کی صنعتوں کی کچھ مثالیں دیجیے۔

ایک قسم ہیں۔ یہاں دست کار ہاتھ سے چیزیں بناتے ہیں۔ ٹوکریاں بننا، مٹی کے برتن بنانا وغیرہ گھریلو صنعت کی مثالیں ہیں۔ چھوٹے پیمانے کی صنعتوں میں کم سرمایہ لگتا ہے اور بڑے پیمانے کی صنعتوں کے مقابلے میں ان کی ٹیکنالوجی بھی کم تر درجے کی ہوتی ہے۔ بڑے پیمانے کی صنعتوں میں کافی بڑا سرمایہ لگانا ہوتا ہے۔ اور یہ صنعتیں اعلیٰ درجے کی ٹیکنالوجی کا استعمال کرکے بڑے پیمانے پر سامان تیار کرتی ہیں۔ ریشم کی بنائی اور کھانے کی چیزوں کی ڈبہ بندی (Food Processing) چھوٹے پیمانے کی صنعتوں کا نمونہ ہیں (شکل 5.1)۔ موٹر گاڑیاں اور بھاری مشینیں بنانے والی صنعتیں بڑے پیمانے کی صنعتیں ہیں۔



شکل **5.1** : تال مکھانے بنانے کا کارخانہ۔

ملکیت (Ownership): ملکیت کی بنیاد پر صنعتوں کو نجی زمرے، سرکاری ملکیت یا پبلک سیکٹر، مشترک زمرے (Joint Sector) اور امداد باہمی (Co-operative) کے زمرے میں رکھا جاسکتا ہے۔ **نجی صنعتیں** کچھ افراد کی ملکیت ہوتی ہیں اور وہی اسے چلاتے ہیں۔ سرکاری ملکیت کی صنعتیں حکومت کی ملکیت ہوتی ہیں اور اسی کی نگرانی میں چلتی ہیں جیسے ہندوستان ایروناٹکس لمیٹیڈ (Hindustan Aeronautics Ltd. (HAL) اور اسٹیل اتھارٹی آف انڈیا لمیٹیڈ (Steel Authority of India Ltd. (SAIL)۔ **مشترک سیکٹر** کی صنعتیں حکومت، فرد واحد یا افراد کے گروپ کے زیر نگرانی چلتی ہیں اور انھیں کی ملکیت ہوتی ہیں۔ ماروتی ادھیوگ لمیٹیڈ (Maruti Udyog Ltd.) اس کی ایک مثال ہے۔ **امدادی باہمی سیکٹر** کی صنعتیں کچا مال پیدا کرنے والے یا ان کی سپلائی کرنے والے اور ان کے کارکنوں یا دونوں کی ملکیت میں ہوتے ہیں اور انھیں کی نگرانی میں یہ چلتی ہیں۔ آنند مِلک یونین لمیٹیڈ (Anand Milk Union Ltd.) اور سُدھا ڈیری (Sudha Dairy) کوآپریٹیو سیکٹر کی صنعت کی کامیاب مثالیں ہیں۔

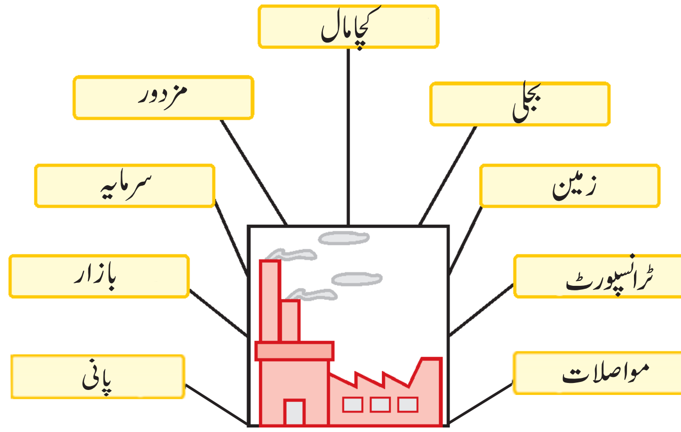


شکل **5.2** : کوآپریٹیو سیکٹر کی سدھا ڈیری۔

صنعتوں کے قیام پر اثر انداز ہونے والے عناصر
(FACTORS AFFECTING LOCATION OF INDUSTRIES)

صنعتیں انھیں جگہوں پر قائم کی جاتی ہیں جہاں کچا مال، زمین، پانی، مزدور، بجلی، سرمایہ، ٹرانسپورٹ

اور بازار کی سہولتیں دستیاب ہوتی ہیں۔ صنعتوں کے قیام پر اثر انداز ہونے والے یہی عناصر ہیں۔ آج بھی صنعتیں انھیں جگہوں پر قائم ہیں جہاں یہ ساری چیزیں یا ان میں سے کچھ آسانی سے حاصل ہیں۔ پچھڑے علاقوں میں صنعتیں لگانے کے لیے حکومت کی طرف سے اکثر کچھ رعایتیں دی جاتی ہیں۔ جیسے بجلی، ٹرانسپورٹ اور دوسرے بنیادی ڈھانچوں میں رعایت دینا۔ صنعت کاری (Industrialisation) سے اکثر قصبوں اور شہروں کی ترقی اور نشو و نما ہوتی ہے۔



شکل **5.3** : صنعتوں پر اثر انداز ہونے والے عناصر

صنعتی نظام
(INDUSTRIAL SYSTEM)

صنعتی نظام میں تین چیزیں شامل ہوتی ہیں: ماخل (Input) عمل (Process) اور ماحصل (Output)

ماخل (Input) میں کچے مال، مزدور، زمین کی قیمت، ٹرانسپورٹ، بجلی اور دوسرے بنیادی ڈھانچوں کی لاگت شامل ہوتی ہے۔ عمل (process) میں مختلف قسم کی سرگرمیاں شامل ہیں جن کے ذریعے کچا مال، تیار مال کی شکل اختیار کرتا ہے۔ Output وہ تیار مال ہوتا ہے جس سے آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ کپڑے کی صنعت میں کپاس، انسانی محنت، فیکٹری اور ٹرانسپورٹ ماخل (Input) میں شامل ہیں۔ روئی کے بنولے چننا، سوت کاتنا، بُننا، رنگنا اور چھپائی یہ سب صنعت گری کا عمل ہے اور اس صنعت کا ماحصل (Output) وہ قمیص ہے جو آپ پہنتے ہیں۔

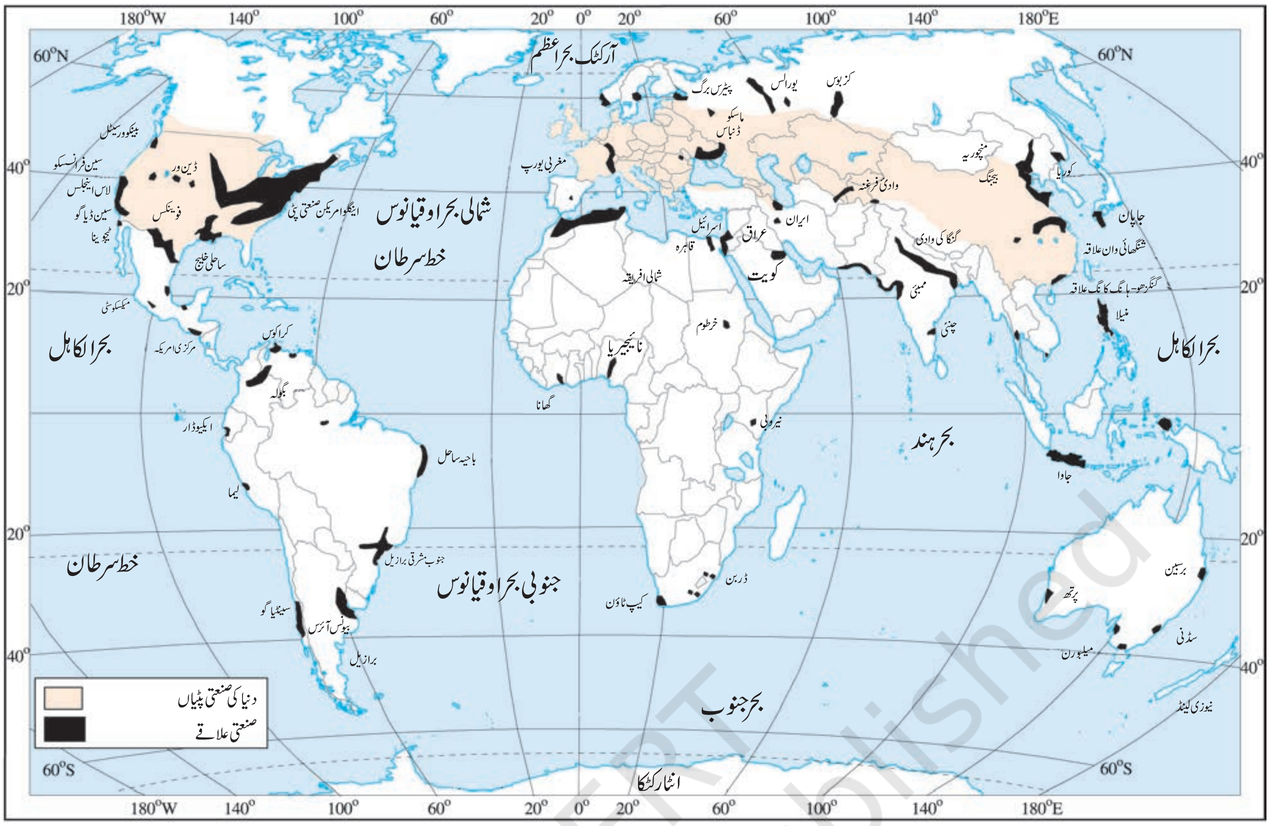
سرگرمی

غور کیجیے کہ چمڑے کی صنعت میں کیا لاگت Input شامل ہے؟ پروڈکشن Output کیا ہے؟ اور اس میں صنعت گری (Processing) کی کون سی سرگرمیاں ہوتی ہیں؟

صنعتی خطے
(INDUSTRIAL REGIONS)

جب مختلف قسم کی صنعتیں ایک جگہ قائم ہوجاتی ہیں اور ایک دوسرے سے لین دین کا تعلق قائم ہوجاتا ہے تو اس جگہ پر صنعتی خطہ بننے لگتا ہے۔ دنیا کے بڑے صنعتی خطے شمالی امریکہ کے مشرق





شکل **5.4** : دنیا کے بڑے صنعتی خطے

علاقے، مغربی اور وسطی یورپ، مشرقی یورپ اور مشرقی ایشیا میں پھیلے ہوئے ہیں (شکل 5.4)۔ بڑے صنعتی خطے معتدل علاقوں میں، سمندری بندرگاہوں کے قریب اور خاص طور سے کوئلے کی کانوں کے آس پاس واقع ہیں۔

ہندوستان میں بھی کئی صنعتی خطے ہیں۔ جیسے ممبئی – پونے کا گچھا، بنگلور–تمل ناڈو خطہ، ہگلی کا علاقہ، احمد آباد– بڑودہ علاقہ، چھوٹا ناگپور کی صنعتی پٹی، وشا کھاپٹنم – گنٹور کی پٹی، گڑگاؤں- دہلی– میرٹھ کا علاقہ، کوولّم – تروانت پورم کا صنعتی علاقہ وغیرہ۔

صنعتی تباہ کاری (Industrial Disaster)


یونین کاربائیڈ فیکٹری

صنعتی حادثے اور تباہ کاریاں کارخانوں میں تکنیکی خامیوں یا نقصان دہ اشیا کے استعمال میں غفلت برتنے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

اب تک کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ تباہی مچانے والا صنعتی حادثہ بھوپال میں یونین کاربائڈ کارخانے سے زہریلی گیس رسنے کی وجہ سے ہوا ہے۔ یہ حادثہ ٹیکنالوجی میں لاپرواہی برتنے کی وجہ سے ہوا۔ بھوپال

میں یہ حادثہ 3 دسمبر 1984 کو ساڑھے بارہ بجے رات میں پیش آیا۔اس میں انتہائی زہریلی میتھائل (Methyle) آئسو سائنیٹ گیس، ہائیڈروجن سائنائڈ اور کچھ دوسرے مادوں کے ساتھ رس کر شہر میں پھیل گئی۔ یونین کاربائیڈ کارخانے میں کیڑے ماردوائیں بنتی تھیں۔ 1989 کے سرکاری اعداد وشمار کے مطابق 3598 آدمیوں کی موت ہو چکی ہے۔اور ہزاروں لوگ جو زندہ بچ گئے ہیں وہ مختلف طرح کی بیماریوں میں مبتلا ہیں جیسے اندھاپن غیر مساوی قوت مدافعت کا نظام اور آنتوں کی سوزش وغیرہ۔

دوسرا حادثہ چین میں 23 دسمبر 2005 کو پیش آیا تھا۔چین کے گاؤکیاؤ چونگ گنگ (Chong ging) علاقے میں گیس کے کنویں میں دھماکے کی وجہ سے 243 لوگ مارے گئے، 9000 زخمی ہوئے اور 64000 ہزار لوگوں کو وہاں سے ہٹانا پڑا۔ بہت سے لوگ اس لیے مارے گئے کہ دھماکے کے بعد وہ وہاں سے نکل نہیں پائے۔ جو لوگ وہاں زندہ رہ گئے ان کی آنکھیں جاتی رہیں اور جسم کی کھال جھلس گئی۔



چین کے گاؤکیاؤ چونگ گنگ میں راحت کاری کا کام

خطرات کم کرنے کی تدبیریں
(Risk Reduction Measures)

1۔ گھنی آبادی والے علاقوں سے صنعتی خطوں کو دور رکھنا۔
2۔ کارخانوں کے قریب رہنے والے لوگوں کو یہ معلومات دینا کہ وہاں کون سے زہریلے مادے اسٹور کیے ہوئے ہیں اور حادثے کی صورت میں ان سے کیا نقصان ہو سکتا ہے۔
3۔ آگ کی پہلے سے خبر اور آگ پر قابو پانے کے بہتر نظام کا انتظام کرنا۔
4۔ زہریلے مادوں کو محدود مقدار ہی میں رکھنا۔
5۔ کارخانوں میں آلودگی نہ پھیلنے دینا۔

اہم صنعتوں کی تقسیم
(DISTRIBUTION OF MAJOR INDUSTRIES)

لوہے اور فولاد کی صنعت، کپڑے کی صنعت اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صنعت دنیا کی بڑی اور اہم صنعتیں ہیں۔ لوہے اور فولاد اور کپڑے کی صنعت بہت پرانی ہے جب کہ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صنعت ایک ابھرتی ہوئی صنعت ہے۔

لوہے اور فولاد کی صنعتیں سب سے زیادہ جرمنی، امریکہ، چین، جاپان اور روس میں قائم ہیں۔ کپڑے کی صنعتیں ہندوستان، ہانگ کانگ، جنوبی کوریا، جاپان اور تائیوان میں سب سے زیادہ پائی جاتی ہیں۔ انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صنعت امریکہ کے وسطی کیلی فورنیا میں سلی کون ویلی اور ہندوستان کے بنگلور کے علاقے میں مرکوز ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟
نئی ابھرنے والی صنعتوں کو (sunrise industries) کہتے ہیں۔ ان میں انفارمیشن ٹیکنالوجی، حفظان صحت، میزبانی اور معلومات شامل ہیں۔

لوہے اور فولاد کی صنعت
(Iron and Steel Industry)

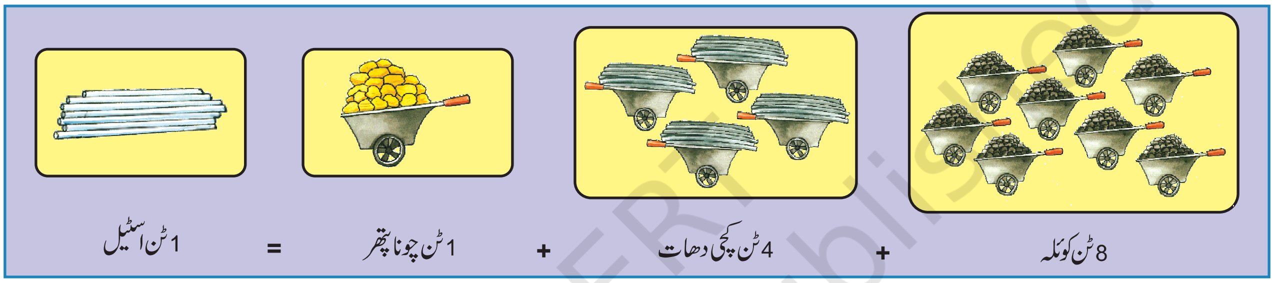


اصطلاح

گلانا اور پگھلانا (Smelting)
اس عمل کے ذریعے کچی دھات کو پگھلنے کے درجۂ حرارت سے اونچے درجۂ حرارت پر پگھلا کر دھات نکالی جاتی ہے۔

دوسری صنعتوں کی طرح لوہے اور فولاد کی صنعت میں بھی مختلف قسم کے ماخل (Inputs)، صنعت گری (Processing) کے عمل اور ماحصل (Output) شامل ہیں۔ بہت سی دوسری صنعتوں کے لیے لوہے اور اسٹیل کی صنعت کی حیثیت مددگار صنعت کی ہے۔یعنی اس کی پیداوار دوسری صنعتوں میں کچے مال کی شکل میں استعمال ہوتی ہے۔

اس صنعت کے ماخل (Inputs) میں لوہے کی دھات جیسا کچا مال، کوئلے اور چونے پتھر کے علاوہ سرمایہ، مزدور، زمین اور دیگر بنیادی ڈھانچے کی سہولیات شامل ہیں۔ لوہے کی کچی

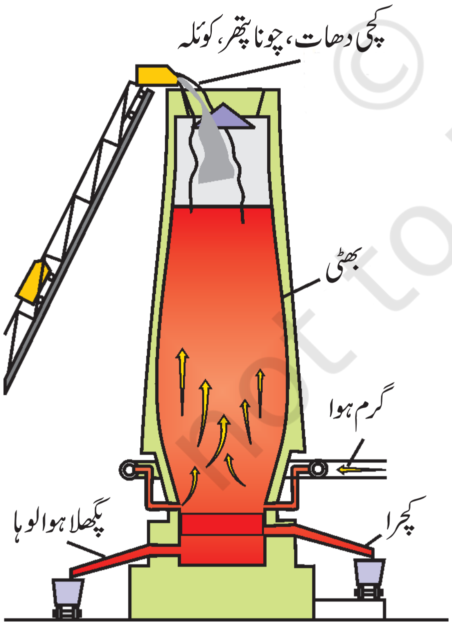


شکل **5.5** : اسٹیل کا بننا

دھات کو اسٹیل میں تبدیل کرنے کا عمل کئی مرحلوں سے گزرتا ہے۔ کچے مال کو بھٹی (Blast Furnace) میں گلایا اور پگھلایا (Smelting) جاتا ہے (شکل 5.6)۔ پھر اسے صاف کیا جاتا ہے اور ماحصل (Output)، فولاد (Steel) بنتا ہے جسے دوسری صنعتوں میں کچے مال کی حیثیت سے استعمال کیا جاتا ہے۔

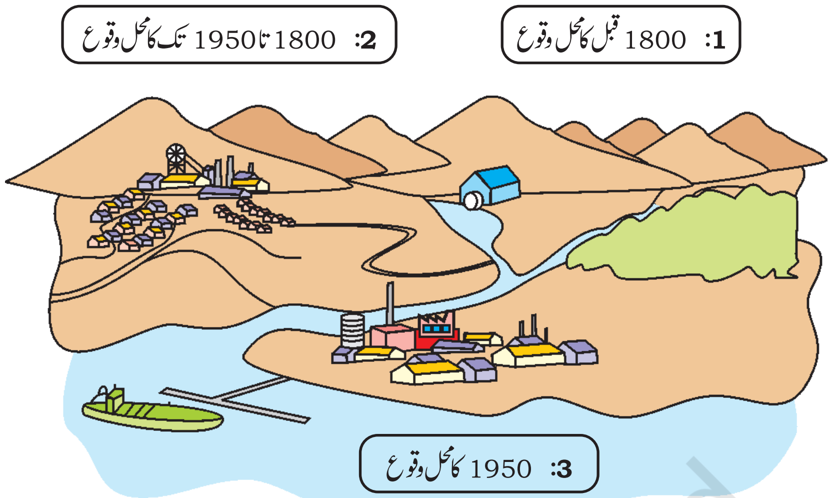
فولاد کافی مضبوط ہوتا ہے اور مختلف شکلوں میں آسانی سے اس کی تراش خراش کی جاسکتی ہے۔ اور اسی آسانی کے ساتھ اس کے تار بھی کھینچے جاسکتے ہیں۔ اسٹیل کے ساتھ تھوڑی مقدار میں ایلیومینیم، نکل اور تانبے جیسی دوسری دھاتوں کو ملا کر مخلوط اسٹیل (alloys steel) تیار کی جاتی ہے۔ اس سے اسٹیل میں غیر معمولی سختی اور مضبوطی پیدا ہوجاتی ہے۔ اور زنگ لگنے کے امکانات ختم ہوجاتے ہیں۔

اسٹیل کو نئے زمانے کی صنعتوں کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے۔ ہم جو بھی چیزیں استعمال کرتے ہیں وہ یا تو لوہے اور اسٹیل کی بنی ہوتی ہیں یا ان کو بنانے میں اسٹیل کے

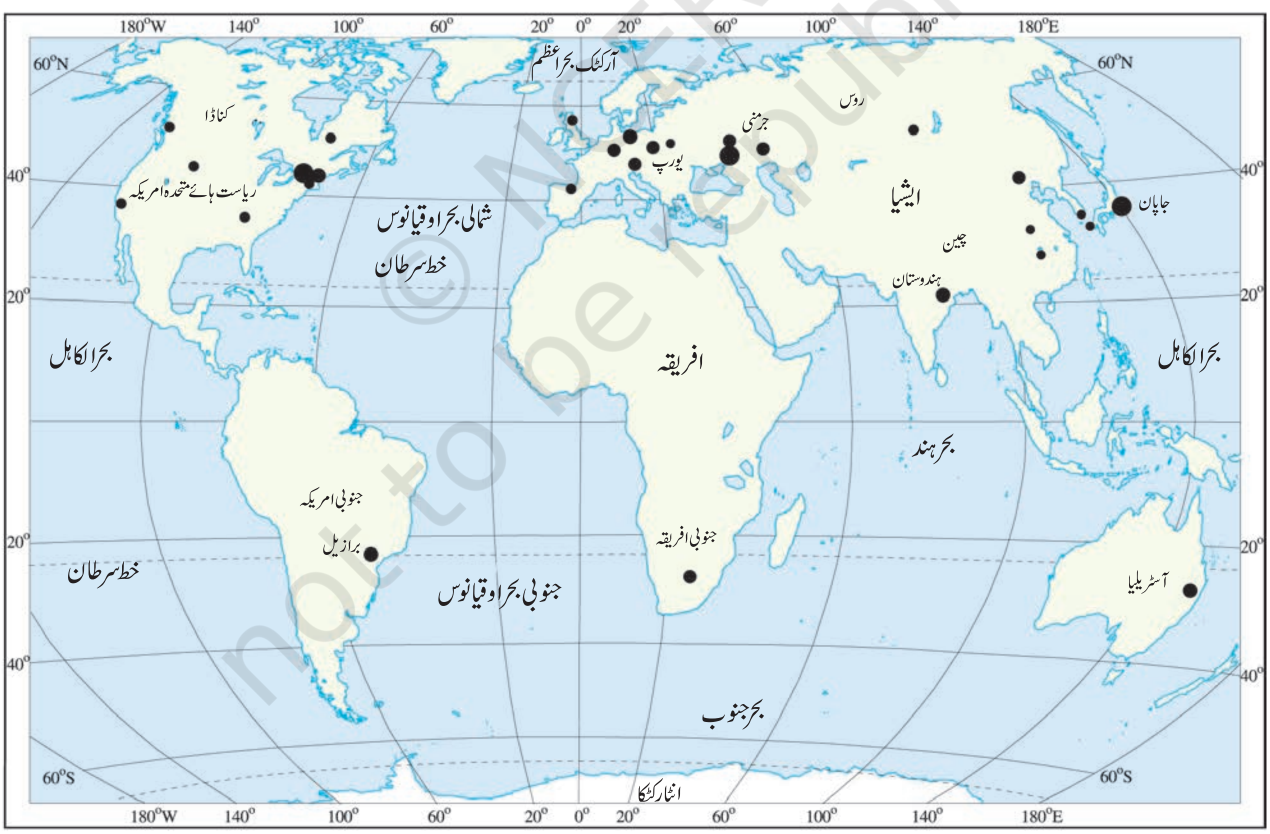


شکل **5.7** : لوھا یا اسٹیل

اوزار اور مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ پانی کے جہاز، ریل گاڑیاں، ٹرک اور کاریں وغیرہ زیادہ تر اسٹیل ہی سے بنتی ہیں۔ ان بڑی بڑی چیزوں کے ساتھ چھوٹی چیزیں یعنی سوئی اور سیفٹی پنیں بھی اسٹیل ہی سے بنائی جاتی ہیں۔ تیل کے کنوؤں کی کھدائی بھی اسٹیل کی مشینوں ہی سے کی جاتی ہے۔ اسٹیل پائپ لائنوں کے ذریعے تیل ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جاتا ہے۔ ان کے علاوہ معدنیات کے نکالنے، کھیتی باڑی کی مشینیں بنانے اور عمارتوں کا ڈھانچہ کھڑا کرنے جیسے مختلف طرح کے کاموں میں یہی اسٹیل استعمال ہوتا ہے۔



شکل 5.7 : لوہے اور فولاد کی صنعتوں کے تبدیل ہوتے محل وقوع



شکل 5.8 : کچی دھات پیدا کرنے والے دنیا کے بڑے علاقے

1800ء سے پہلے لوہے اور اسٹیل کی صنعتیں ان جگہوں پر قائم کی جاتی تھیں جہاں کچا مال، بجلی اور بہتا پانی آسانی سے دستیاب تھا۔ بعد میں یہ صنعت کوئلے کی کانوں کے قریب اور نہروں اور ریلوے لائنوں کے پاس قائم کی جانے لگی۔ مگر 1950 کے بعد یہ صنعتیں بندرگاہوں کے قریب میدانی علاقوں میں قائم ہونے لگیں کیوں کہ کچی دھات باہری ملکوں سے منگانا ضروری ہو گیا۔

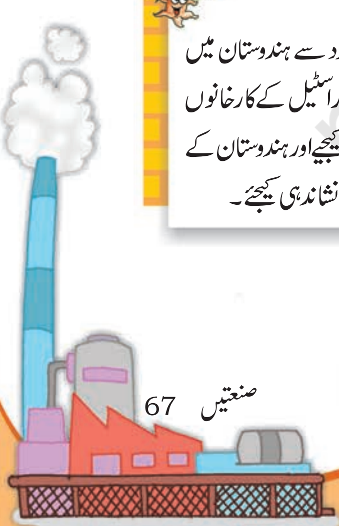
ہندوستان میں لوہے اور اسٹیل کی صنعت نے کافی ترقی کی ہے۔ کچے مال کی دستیابی، سستے مزدور، ٹرانسپورٹ اور بازار کی سہولتوں نے اس کے لیے ساز گار حالات پیدا کیے۔ ہندوستان میں بھلائی، درگاپور، برن پور، جمشید پور، راؤرکیلا، بوکارو اہم مراکز ہیں۔ یہ مراکز مغربی بنگال، جھارکھنڈ، اڑیشہ اور چھتیس گڑھ میں پھیلے ہیں۔ کرناٹک میں بھدراوتی اور وجے نگر، آندھراپردیش میں وشاکھا پٹنم، تمل ناڈو میں سالیم (Salem) اسٹیل کے دوسرے اہم مراکز ہیں۔ ان سبھی کارخانوں میں مقامی وسائل کا بھرپور استعمال کیا جاتا ہے۔

جمشید پور (JAMSHEDPUR)

1947ء سے پہلے ملک میں لوہے اور اسٹیل کا صرف ایک کارخانہ ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹیڈ (TISCO) تھا۔ یہ ایک نجی ملکیت کی کمپنی تھی۔ آزادی کے بعد حکومت نے لوہے اور اسٹیل کے کئی کارخانے قائم کیے۔ ٹاٹا کا اسٹیل کا کارخانہ TISCO، 1907 میں ساکچی (Sakchi) میں قائم کیا گیا۔ جھارکھنڈ میں ساکچی سورن ریکھا اور کھرکائی (Kharkai) ندیوں کے سنگم پر واقع ہے۔ بعد میں ساکچی کا نام بدل کر جمشید پور رکھا گیا۔ جمشید پور کا یہ کارخانہ لوہے اور اسٹیل کے مرکز کی حیثیت سے ملک کے سب سے مناسب و موزوں مقام پر ہے۔

ساکچی کو اسٹیل کا کارخانہ لگانے کے لیے منتخب کرنے کی کئی وجوہات تھیں۔ دراصل یہ جگہ بنگال- ناگپور ریلوے لائن پر کالی ماٹی اسٹیشن سے محض 32 کلومیٹر کی دوری پر واقع ہے اور لوہے کی کچی دھات، کوئلے اور میگنیز کے ذخیرے بھی قریب ہی میں موجود تھے۔ سب سے

آؤ کریں:
ایٹلس کی مدد سے ہندوستان میں قائم لوہے اور اسٹیل کے کارخانوں کی شناخت کیجیے اور ہندوستان کے نقشے پر ان کی نشاندہی کیجیے۔





شکل 5.9: جمشید پور میں واقع ٹاٹا آئرن اینڈ اسٹیل کمپنی

بڑھ کر یہ کہ کلکتہ شہر بھی دور نہیں تھا جہاں ایک بہت بڑا بازار دستیاب تھا۔اس کارخانے کو جھریا کی کانوں سے کوئلہ، اڑیشہ اور چھتیس گڑھ سے میگنیز، لوہے کی کچی دھات، چونا پتھر اور ڈولومائٹ (Dolomite) مل جاتے تھے۔ سورن ریکھا اور کھرکائی ندیوں سے پانی وافر مقدار میں آسانی سے مل جاتا تھا۔ بعد میں اس کی ترقی پر دھیان دیتے ہوئے حکومت نے کافی سرمایہ لگایا۔

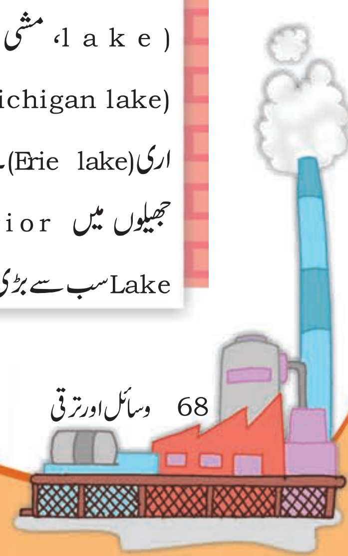
TISCO کے بعد جمشید پور میں کئی اور صنعتی کارخانے قائم ہوئے۔ یہ کارخانے کیمکلز، ریل کے انجن کے پرزے، کھیتی باڑی کے اوزار، مشینری، ٹن پلیٹ، کیبل اور بجلی کے تار وغیرہ بناتے ہیں۔

لوہے اور اسٹیل کی صنعت کی ترقی سے ہندوستان میں تیز رفتار صنعتی ترقی کے دروازے کھل گئے۔ ہندوستانی صنعت کے تقریباً تمام شعبے اپنے بنیادی ڈھانچے کے لیے لوہے اور اسٹیل کی صنعت پر منحصر رہتے ہیں۔ ہندوستان میں لوہے اور اسٹیل کی صنعت بڑے پیمانے کے ہمہ جہت فولادی کارخانوں اور لوہے کی چھوٹی چھوٹی ملوں پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ اس میں دوسری امدادی صنعتیں بھی شامل ہیں۔

پٹس برگ (Pittsburgh): یہ امریکہ میں اسٹیل بنانے والا ایک اہم شہر ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

Great Lakes کی بڑی بڑی جھیلوں کے نام اس طرح ہیں، سُپیریر لیک (Superior lake)، ہوران لیک (Huron lake)، آنٹریو لیک (Ontario lake)، مشی گن لیک (michigan lake) اور لیک اری (Erie lake)۔ ان پانچوں جھیلوں میں Superior Lake سب سے بڑی جھیل ہے۔



پٹس برگ کے اسٹیل کے کارخانوں کو کئی طرح کی سہولتیں حاصل ہیں مثلاً کوئلہ اور دوسرے کچے مال مقامی طور پر دستیاب ہیں، جب کہ لوہے کی دھات، منی سوٹا کے لوہے کی کانوں سے حاصل کی جاتی ہے جو پٹس برگ سے تقریباً 1500 کلومیٹر دور ہے۔ ان کانوں اور پٹس برگ کے درمیان خام لوہے کی ڈھلائی کے لیے جہاز رانی کا دنیا کا سب سے سستا اور بہترین راستہ ہے جس کے ذریعے لوہے کی ڈھلائی کافی سستی پڑ جاتی ہے۔ اس راستے کو ''گریٹ لیک واٹر وے'' (Great Lake Waterway) کہتے ہیں۔ گریٹ لیک سے ٹرین کے ذریعے بھی کچی دھات پٹس برگ پہنچائی جاتی ہے۔ اوہیو (Ohio)، مونوگھیلا (Monogahela) اور الیگنی (Allegheny) ندیاں ان کارخانوں کو مناسب مقدار میں پانی سپلائی کرتی ہیں۔

موجودہ دور میں پٹس برگ میں اسٹیل کے بڑے کارخانے بہت کم ہیں۔ اب یہ کارخانے پٹس برگ کے اوپر اوہیو ندی کے ساتھ ساتھ اور اس کے نیچے مونوگھیلا اور الیگنی ندی کی وادی میں قائم ہیں۔ تیار شدہ اسٹیل زمین اور پانی کے راستے سے بازاروں میں پہنچایا جاتا ہے۔

پٹس برگ کے علاقے میں اسٹیل کے علاوہ دوسرے کارخانے بھی ہیں جو اسٹیل کو کچے مال کی طرح استعمال کر کے مختلف قسم کا سامان تیار کرتے ہیں جیسے ریلوے انجن کے پرزے، ریل کی پٹریاں اور بھاری مشینیں وغیرہ۔

سوتی کپڑے کی صنعت
(COTTON TEXTILE INDUSTRY)

دھاگے سے کپڑا بننا ایک قدیم فن ہے۔ کپڑا بنانے کے لیے کپاس، سوت، اون، ریشم، جوٹ اور سن کا استعمال کیا جاتا ہے۔ کچے مال کی بنیاد پر کپڑے کی صنعت کو مختلف زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ کپڑے کی صنعت میں ریشے، کچے مال کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ریشے قدرتی بھی ہوسکتے ہیں اور انسان کے بنائے ہوئے بھی۔ قدرتی ریشے اون، ریشم، سوت، لینن اور جوٹ سے حاصل ہوتے ہیں۔ مصنوعی ریشوں میں نائیلون، پالیسٹر اور ایکریلک ریان کے ریشے شامل ہیں۔

سوتی کپڑے کی صنعت دنیا کی قدیم صنعتوں میں سے ایک ہے۔ اٹھارویں صدی کے صنعتی انقلاب تک سوتی کپڑے ہاتھ کی کتائی کی تکنیک اور کرگھوں سے بنائے جاتے تھے۔

ماخذ

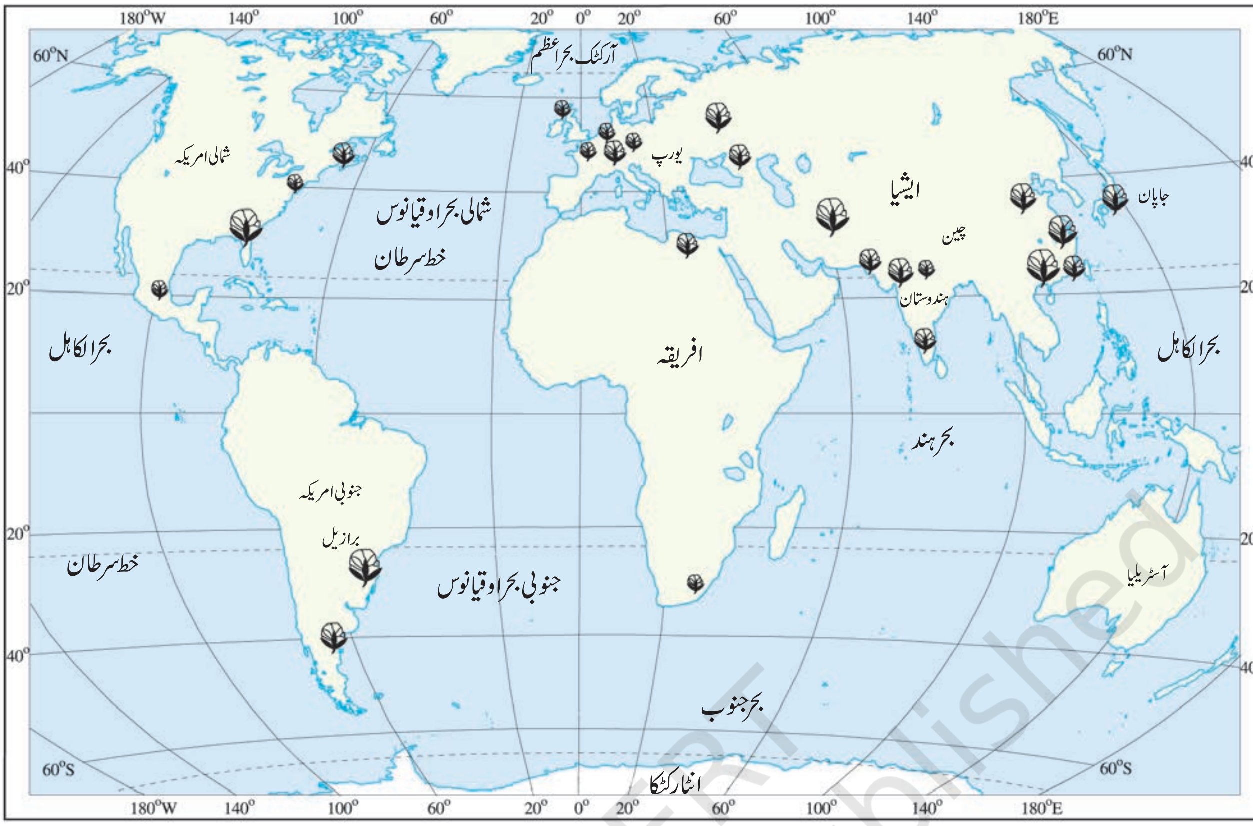
ٹیکسٹائل لاطینی زبان کے لفظ ٹیکسرز سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں بُننا

کیا آپ جانتے ہیں؟

ملک کی پہلی کپڑا مل 1818 میں کولکاتا کے نزدیک Fort Gloster میں قائم ہوئی تھی۔ مگر وہ کچھ دنوں کے بعد بند ہوگئی۔

کیا آپ جانتے ہیں؟

ہندوستان میں کپڑے کی کل پیداوار کا تیار شدہ کا ایک تہائی حصہ باہر کے ملکوں میں برآمد (Export) کیا جاتا ہے۔



شکل **5.10** : دنیا میں کپڑے کی صنعت کے اہم علاقے

اٹھارہویں صدی میں پاورلوم نے کپڑے کی صنعت کو بہت فروغ دیا۔ اس کی شروعات انگلستان سے ہوئی۔ آگے چل کر یہ دنیا بھر میں پھیل گیا۔ آج ہندوستان، چین، جاپان اور امریکہ سوتی کپڑے بنانے والے سب سے اہم ممالک ہیں۔

ہندوستان میں بہترین قسم کے سوتی کپڑوں کو بنانے کی شاندار روایت رہی ہے۔ برطانوی حکومت سے پہلے ہندوستان کے ہاتھ سے کتے اور بُنے ہوئے کپڑے دنیا کے بازار پر قابض تھے ڈھاکہ کی ململ، مسولی پٹنم کی چھینٹ اور کالی کٹ کی کیلی کوز اور برن پور، سورت اور وڈودرا کے سنہری کام کے کپڑے اپنی کوالٹی اور ڈیزائن کے لیے دنیا بھر میں مشہور تھے۔ مگر ہاتھ سے کتے اور بنے کپڑے بہت مہنگے ہوتے تھے اور ان کے تیار کرنے میں بہت وقت لگتا تھا، جب کہ مشینوں کی وجہ سے مغرب کی کپڑا ملوں کے کپڑے سستے اور اچھی کوالٹی کے ہوتے تھے۔ اس لیے ہماری کپڑے کی صنعت مغرب کی صنعت کے مقابلے میں پیچھے رہ گئی۔

ہندوستان میں مشینی طرز کی پہلی کامیاب کپڑا مل 1854 میں ممبئی میں قائم ہوئی۔

سرگرمی

درزی کی دکان سے کپڑے کے مختلف قسم کے ٹکڑے حاصل کیجیے اور ان میں سے سوتی، ریشمی، اونی اور نائیلون کے ٹکڑوں کو الگ الگ کیجیے۔ اور ان کی صناعی (manufacturing) میں استعمال ہونے والے کچے مال کی نشان دہی کیجیے۔

وہاں کی گرم، مرطوب آب وہوا، باہر سے مشینوں کی درآمد کے لیے بندرگاہ، کچے مال اور ماہر کاریگروں کی دستیابی کی وجہ سے اس علاقے میں یہ صنعت تیزی سے پھیلی۔

ابتدا میں یہ صنعت مرطوب (Humid) آب وہوا کی وجہ سے مہاراشٹر اور گجرات میں خوب پھلی پھولی، مگر آج آب وہوا میں رطوبت ان کارخانوں کے لیے ضروری نہیں رہ گئی ہے کیوں کہ نمی کو مصنوعی طور پر بھی پیدا کیا جاسکتا ہے۔ چوں کہ خام کپاس ایک خالص اور وزن میں کم کچا مال ہے اس لیے اب یہ صنعت ملک کے دوسرے حصوں میں بھی پھیل گئی ہے۔ کوئمبٹور، کانپور، چنئی، احمد آباد، ممبئی، کولکا تا، لدھیانہ، پانڈیچیری اور پانی پت کپڑے کی صنعت صنعت کے اہم مراکز ہیں۔

احمد آباد (AHMEDABAD): گجرات کی ریاست میں سابرمتی ندی کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔ یہاں پہلی کپڑا مل 1859 میں قائم ہوئی اور جلد ہی احمد آباد ٹیکسٹائل ملوں کے اعتبار سے ممبئی کے بعد ہندوستان کا دوسرا بڑا شہر بن گیا۔ احمد آباد کو ہندوستان کا مانچسٹر بھی کہا جاتا تھا جہاں کپڑے کی صنعت کی ترقی کے سازگار حالات موجود تھے۔ احمد آباد کپاس سے بھرے علاقوں کے بیچوں بیچ واقع ہے۔ یہاں کچا مال افراط سے دستیاب ہے۔ کتائی اور بنائی کے لیے موافق آب وہوا کی وجہ سے بھی یہاں اس صنعت کو پنپنے میں مدد ملی۔ ملیں قائم کرنے کے لیے یہاں ہموار زمین بھی دستیاب ہے۔ گجرات اور مہاراشٹر کے گھنی آبادی والے علاقوں سے کاریگر اور عام مزدور آسانی سے مل جاتے ہیں۔ ریلوے اور سڑک ٹرانسپورٹ کے بہتر نظام کی وجہ سے یہاں کے تربیت یافتہ اور نیم تربیت یافتہ مزدور کے بنے ہوئے کپڑے ملک کے دور دراز کے علاقوں میں آسانی سے پہنچائے جاسکتے ہیں۔ ممبئی کی بندرگاہ قریب ہونے کی وجہ سے مشینوں کی درآمد (Import) اور کپڑوں کی برآمد (Export) میں بہت آسانی ہے۔

مگر حال کے دنوں میں احمد آباد کی کپڑا ملوں کو مختلف قسم کے مسائل کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بہت سی کپڑا ملیں بند ہوچکی ہیں۔ ایسا اس وجہ سے ہوا ہے کہ ملک کے کئی حصوں میں سوتی کپڑوں کے نئے نئے مرکز قائم ہوگئے ہیں اور احمد آباد کی ملوں کی مشینیں اور ٹیکنالوجی پرانی ہوگئی ہے۔

آؤ کریں

دنیا کے نقشے میں ان علاقوں کی نشاندہی کیجیے جو اوساکا کی کپڑے کی صنعت کو کچا مال فراہم کرتے ہیں۔

سرگرمی

بنگلور میں بہت سے اہم پبلک سیکٹر کارخانے اور تحقیقی ادارے ہیں۔ نیچے دی گئی تنظیموں کے پورے نام لکھیے۔ BEL, BHEL, HAL, NAL, DRDO, ISRO, ITI, IISC, NCBS اور UAS

دلچسپ حقیقت

ایک بنگلوری ہونے کا مطلب... بنگلور شہر میں کسی کی نوکری کسی دوسرے کے حوالے۔ چند سال پہلے امریکہ میں آئی ٹی انڈسٹری سے جڑے ہوئے کام ہندوستان جیسے ممالک کو دے دیئے گئے۔ کیوں کہ یہاں سستے اور ہنر مند مزدور آسانی سے دستیاب تھے۔

اوساکا (Osaka): یہ جاپان میں کپڑے کی صنعت کا اہم مرکز ہے جسے جاپان کا مانچسٹر بھی کہا جاتا ہے،اوساکا میں کپڑے کی صنعت کے فروغ میں بہت سے جغرافیائی عناصر شامل ہیں۔ اوساکا میں ہموار زمین کے بڑے میدانوں کی وجہ سے کپڑا ملوں کے قیام میں آسانی ہوئی۔ کتائی اور بنائی کے لیے گرم مرطوب (warm and humid) آب وہوا بہت موزوں تھی۔ یوڈو (Yodo) ندی کی وجہ سے پانی بھی وافر مقدار میں موجود تھا۔ مزدور آسانی سے مل جاتے تھے۔ بندرگاہوں کی سہولت سے کچی کپاس کی درآمد اور تیار کپڑوں کی برآمد میں آسانی تھی۔اوساکا کپڑے کی صنعت پوری طرح سے باہر سے منگائی گئی کچی کپاس پر منحصر ہے۔ کپاس مصر، ہندوستان، چین اور امریکہ سے منگائی جاتی ہے۔ تیار کپڑا زیادہ تر دوسرے ملکوں کو برآمد کیا جاتا ہے۔کم قیمت اور عمدہ کوالٹی کی وجہ سے بازار میں اس کی کافی مانگ ہے۔ اوساکا اگرچہ کپڑے کی صنعت کا ایک اہم شہر ہے مگر اب وہاں کچھ اور طرح کی صنعتوں نے اس کی جگہ لینی شروع کردی ہے، جیسے لوہے اور اسٹیل کی صنعت، مشینیں اور جہاز رانی کی صنعت، کاریں اور بجلی کے سامان کی صنعتیں اور سیمنٹ کی صنعت وغیرہ۔



شکل **5.11** : انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صنعت کا ایک منظر

کیا آپ جانتے ہیں؟

اعلیٰ ٹیکنالوجی کی صنعتیں ایک گروپ کی شکل کیوں اختیار کرلیتی ہیں؟

- شاہراہوں کے قریب واقع ہونے کی وجہ سے آنے جانے کی آسانی۔
- کمپنیاں ایک دوسرے کی معلومات کا آپس میں تبادلہ کرسکتی ہیں۔
- کچھ خدمات اور سہولتوں میں آسانی ہوتی ہے۔ جیسے سڑکوں، کار پارکنگ اور کچرے کا نبٹارا بہتر طریقے سے ہوجاتا ہے۔

مشقیں

1۔ درج ذیل سوالوں کے جواب دیجیے۔

(i) صنعت (Industry) سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(ii) کسی جگہ پر صنعت قائم کرنے میں کون سے اہم عوامل کارفرما ہوتے ہیں؟

(iii) کس صنعت کو جدید صنعتوں کی ریڑھ کی ہڈی کہا جاتا ہے اور کیوں؟

(iv) ممبئی میں سوتی کپڑا ملوں کی ترقی تیزی سے کیوں ہوئی؟

2۔ صحیح جواب پر (✓) نشان لگائیے۔

(i) درج ذیل میں سے کون سا ایک قدرتی ریشہ ہے؟

(a) نائلون

(b) جوٹ

(c) ایکریلک (acrylic)

3۔ فرق بتائیے۔

(i) زراعت پر منحصر صنعت اور معدنیات پر منحصر صنعت۔

(ii) سرکاری زمرے کی صنعت اور مخلوط زمرے کی صنعت۔

4۔ خالی جگہ میں درج ذیل کی دو دو مثالیں لکھیے۔

(i) کچا مال: ________ اور ________

(ii) تیار مال: ________ اور ________

(iii) ثالثی (Tertiary) مرحلے کی سرگرمیاں: ________ اور ________

(iv) زراعت پر منحصر صنعتیں: ________ اور ________

(v) گھریلو صنعتیں: ________ اور ________

(vi) امدادِ باہمی: ________ اور ________

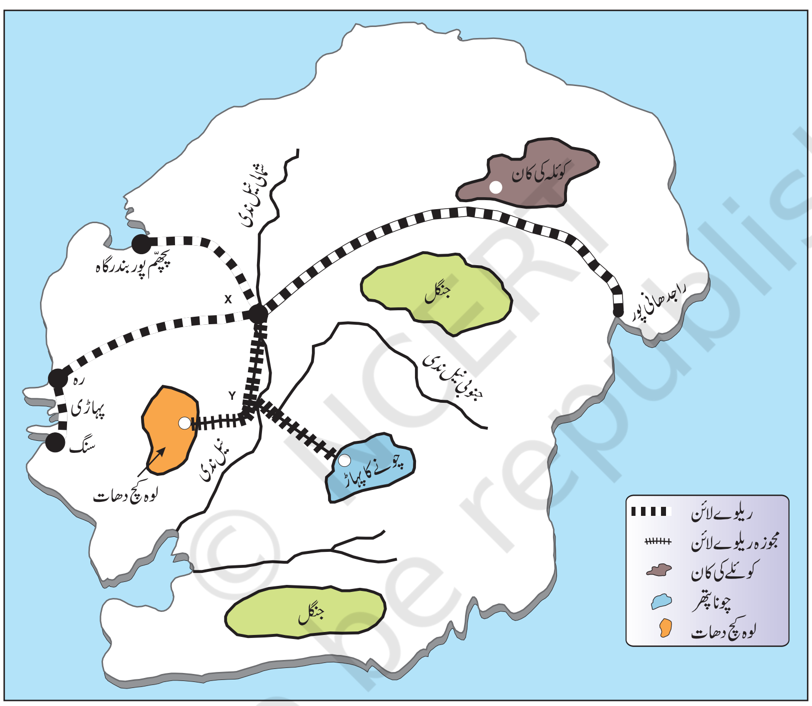
5۔ سرگرمی

کسی صنعت کے قیام کے لیے جگہ کی نشان دہی کیسے کی جاتی ہے؟

اپنی کلاس کو کئی گروپ میں بانٹ لیجیے۔ ہر گروپ کی حیثیت بورڈ آف ڈائریکٹر (Board of Directors) کی ہوگی، جسے ایک جزیرے 'ڈیویلوپن دیپ' میں لوہے اور فولاد کا کارخانہ لگانے کے لیے موزوں جگہ کے انتخاب کے مسئلے پر غور کرنا ہے۔ تکنیکی ماہرین کی ایک ٹیم نے اپنے نوٹس اور نقشوں کے ساتھ ایک رپورٹ دی ہے۔ ٹیم کو یہ غور کرنا تھا کہ لوہے کی کچی دھات کوئلہ اور چونا پتھر کہاں سے دستیاب ہوگا، خاص بازار کہاں ہے۔ مزدور کہاں سے ملیں گے اور بندرگاہ کی کیا سہولت ہے۔ ماہرین کی ٹیم نے اس کے لیے دو جگہیں X اور Y تجویز کی ہے۔ بورڈ آف ڈائریکٹر کو فولاد کے کارخانے کے لیے مناسب جگہ کے بارے میں حتمی فیصلہ کرنا ہے۔



- ماہرین کی رپورٹ کا مطالعہ۔
- نقشے کا مطالعہ کرکے یہ دیکھنا کہ کون سا وسیلہ کتنی دوری پر دستیاب ہے۔
- ہر وسیلے کو اس کی اہمیت کے لحاظ سے 1 سے 10 کے درمیان نمبر دیجیے۔ صنعت پر کسی عامل کی کشش جتنی زیادہ ہوگی اسی اعتبار سے اس کا وزن 1 سے 10 تک زیادہ ہوگا۔
- دیئے گئے جدول کو پورا کیجیے۔
- سب سے کم میزان والی جگہ سب سے زیادہ موزوں ہوگی۔
- یاد رہے کہ ڈائریکٹروں کا ہر گروپ مختلف فیصلے کرسکتا ہے۔



رپورٹ

ڈیویلوپن دیپ میں لوہے اور فولاد کے مجوزہ کارخانے کی جگہ کے انتخاب پر اثر انداز ہونے والے عوامل۔

- لوہے کی کچی دھات : اس کا ذخیرہ کافی بڑا ہوتا ہے۔ دور سے اس کی ڈھلائی مہنگی پڑتی ہے۔
- کوئلہ : ایک ہی کان ایسی ہے جہاں اچھے قسم کا کوئلہ ملتا ہے۔ اگر اس کی ڈھلائی ریلوے سے کی جائے تو سستی ہوتی ہے۔
- چونا پتھر : جزیرے میں چونا پتھر افراط سے موجود ہے مگر اچھے قسم کے ذخیرے صرف 'چونا پہاڑ' ہی سے مل سکتے ہیں۔

2019-20

- پانی : نیل ندی کی دونوں معاون ندیوں میں کافی پانی موجود ہے جس سے فولاد کے کارخانے کی سال بھر کی ضرورت پوری ہو سکتی ہے۔ سمندر کا پانی کھارے پن کی وجہ سے موزوں نہیں ہے۔
- بازار : ایسی امید کی جاتی ہے کہ اس کارخانے میں تیار مال کی کھپت راجدھانی پور کے انجینیر نگ کارخانوں میں ہو سکتی ہے۔ فولاد کی چھوٹی چھڑوں اور ہلکی فولادی پلیٹوں کی ڈھلائی نسبتاً سستی ہوگی۔
- مزدور : عام مزدوروں کی بھرتی مچھیروں کے تین گاؤں ہل، راہ اور سنگ (Hill, Rah and Sing) سے کی جا سکتی ہے۔ یہ لوگ یہاں رہتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر مزدور روزانہ گھر سے کارخانوں تک آ سکتے ہیں۔
- بندرگاہ کی سہولت : یہ سہولت کم ہے۔ پشچم پور میں ایک قدرتی بندرگاہ ہے جو مخلوط دھاتوں کے لیے بنائی گئی تھی۔

وسائل	X سے دوری	Y سے دوری	1-10 وزن*	X سائٹ کے وزن سے دوری	Y سائٹ کے وزن سے دوری
لوہے کی کچی دھات					
کوئلہ					
چونا پتھر					
پانی					
خاص بازار					
مزدور					
			کل =		

* جتنی زیادہ کشش ہوگی اتنا ہی زیادہ وزن ہوگا۔

